لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ط

اَحَادِیثُ الْعَمَلِ

مؤلفہ

محمد علی

مترجم قرآن مجید انگریزی، مولف بیان القرآن،
ریلیجن آف اسلام، مینول آف حدیث وغیرہ

PUNJAB UNIVERSITY LIBRARY SECTION

Rs. 10/-/-

ادارۂ ادبیاتِ جدید۔ مسلم سٹریٹ سرکلر روڈ۔ لاہور!

۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ (مشکوٰۃ ۲: ۱۹ بروایت ابن ماجہ)

۱۵ جابر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچہ روتا پیدا ہو تو اسکا جنازہ پڑھا جائے اور اسے وارث ٹھہرایا جائے۔

۱۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ (مشکوٰۃ ۲: ۱۹ بروایت ترمذی)

۱۶۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل وارث نہیں ہوتا۔

۱۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ (مشکوٰۃ ۲: ۱۹ بروایت ترمذی)

۱۷۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کرے تو اس کا بیٹا ولد الزنا ہوگا۔ نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا ورثہ لیا جائے گا۔

بقیہ حاشیہ صلا) نہیں تو مسلمان قوم کے بیت المال میں داخل ہوگا۔ قیدی کو چھڑانے سے یہ مراد ہے کہ اگر اس کے ذمے کسی کو چھڑانا یا اور کوئی بوجھ ہے تو وہ بیت المال کے ذمہ ہوگا۔
۱۵ اگر بچہ مرا ہوا پیدا ہو تو وہ وارث نہیں ہوگا اور اگر زندہ پیدا ہوا اور پھر مر جائے اسے وارث ٹھہرایا جائیگا۔

Marfat.com

باب ۲۸

کھانے پینے کی چیزیں

قال اللہ تعالیٰ

۱۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا (۲:۱۶۸)

۲۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (۷:۳۱)

۳۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا (۵:۸۷)

۴۔ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ (۶:۱۲۲)

۵۔ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۔ اے لوگو! اُس سے جو زمین میں ہے۔ حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔

۲۔ کھاؤ اور پیو اور زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ وہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

۳۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ستھری چیزیں حرام نہ ٹھہراؤ۔ جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔

۴۔ اور اُس سے مت کھاؤ۔ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا۔

۵۔ مردار تم پر حرام کیا گیا ہے اور خون

Marfat.com

وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (۵:۳)

اور سور کا گوشت اور وہ جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا جائے۔ اور گلا گھٹ کر مرا ہوا۔ اور چوٹ لگ کر مرا ہوا۔ اور گر کر مرا ہوا۔ اور سینگ لگ کر مرا ہوا اور وہ جسے درندوں نے کھایا ہو ہاں جسے تم ذبح کر لو (وہ کھا لو) اور (یہ بھی حرام ہے) جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو

۶۔ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ ط ..... وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا (۵:۹۶)

۶۔ تمہارے لئے دریا کا شکار اور اُس کا طعام حلال کیا گیا ہے ..... اور تم پر خشکی کا شکار حرام کیا گیا ہے جب تک کہ تم حالت احرام میں ہو

۷۔ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ (۵:۵)

۷۔ اور اُن لوگوں کا کھانا جن کو کتاب دی گئی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔

۸۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا (۲۴:۶۱)

۸۔ تم پر کوئی الزام نہیں کہ سب اکٹھے کھاؤ یا جدا جدا۔

Marfat.com

۹۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۵:۹۰)

۹۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک کام صرف شیطان کے عمل سے ہیں۔ سو اس سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو۔

کھانے پینے کے متعلق قرآن شریف میں بھی موٹے موٹے احکام موجود ہیں۔ ایک عام قانون بتا دیا ہے کہ زمین میں جو کچھ ہے اگر اسے اللہ تعالےٰ نے حرام نہیں ٹھہرایا اور طبیعت اسے پسند کرتی ہے اور اس سے کراہت نہیں کرتی تو وہ بیشک کھاؤ (۱) کھانے اور پینے کے اندر کچھ (۲) سُتھری چیزیں جو اللہ نے حلال ٹھہرائی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام مت کرو (۳) گوشت کھاؤ مگر جس جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح نہیں کیا گیا اس کا گوشت نہ کھاؤ (۴) مردار خون سؤر وغیرہ حرام ہیں (۵) شکار کے کھانا بھی جائز ہے چاہے وہ شکار رہوا دینے والے باز چیتے وغیرہ نے کیا ہو یا خشکی کا شکار ہو مگر خشکی کا شکار حالت احرام میں منع ہے۔ (۶) اہل کتاب کا کھانا کھانا اور انہیں کھانا کھلانا جائز ہے (۷) مل کر کھانا اور الگ الگ کھانا دونوں طرح جائز ہے (۸) شراب حرام ہے (۹)

تفصیلی احکام احادیث میں موجود ہیں۔ جانور کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرنا چاہئے (ح-۱) چھری نہ ہو تو کسی ایسی چیز سے ذبح کرنا جائز ہے جس سے خون بہ جائے (ح-۲) نخاع کو نہ کاٹا جائے (ح-۳) ذبح گلے سے ہو (ح-۴) پتھر سے ذبح کیا ہوا جانور جائز ہے (ح-۵) غیر مسلم کا ذبیحہ جائز ہے سوائے اس کے کہ وہ غیر اللہ کا نام اس پر پکارے (ح-۶) مسلمان کا ذبیحہ جائز ہے خواہ علم نہ ہو کہ اس نے اللہ کا نام لیا یا نہیں (ح-۷) اہل کتاب کے برتنوں کو بھی ان میں کھانا پکانا جائز ہے اور بسم اللہ پڑھ کر جو شکار کیا جائے وہ بھی جائز ہے۔

Marfat.com

(ح-۸) سمندر کا شکار کسی نے کیا ہو جائز ہے (ح-۹) دانت والے درندوں کا کھانا منع ہے (ح-۱۰) شراب کو حرام قرار دیا گیا (ح-۱۱) ہر ایک چیز جو نشہ لاتی ہو منع ہے (ح-۱۲) جس کی زیادہ مقدار سے نشہ پیدا ہو اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے (ح-۱۳) کھانے سے پہلے اور پیچھے ہاتھ دھونے چاہئیں (ح-۱۴) کھانے کے بعد منہ صاف کرنا چاہئے (ح-۱۵) آداب طعام میں سے یہ ہے کہ انسان اپنے سامنے سے کھانا کھائے اور بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرے (ح-۱۶) کھانے کے بعد خدا کی حمد کرے (ح-۱۷) پانی کے برتن میں سانس نہ لے (ح-۱۸) کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانک کر رکھنا چاہئے (ح ۱۹ و ۲۰) چھری سے کھانا جائز ہے اور گوشت کھانے کے بعد وضو کی ضرورت نہیں (ح-۲۱) سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع کیا گیا ہے (ح-۲۲) دعوت کی جائے تو اسے قبول کیا جائے اور بن بلائے کھانے پر نہ جانا چاہئے (ح-۲۳) نوکر کو اپنے کھانے میں شریک کرے۔ (ح-۲۴) اکٹھے کھانا کھانے میں برکت ہے (ح-۲۵) جب مل کر کھانا کھائیں تو دوسروں سے پہلے ہاتھ نہ ہٹائے (ح-۲۶) دسترخوان سے دوسروں سے پہلے نہ اٹھ جائے (ح-۲۷) مہمان کی تواضع کے لئے گھر کے دروازے تک اس کے ساتھ جائے (ح-۲۸)

۱۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ فَرَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا یُسَمِّیْ وَیُکَبِّرُ فَذَبَحَھُمَا بِیَدِہٖ (بخاری ۷۳:۹)	۱۔ انس سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چت کبرے مینڈھے ذبح کئے پس میں نے آپ کو دیکھا کہ ان کے مونہوں کے ایک جانب پر اپنا پاؤں رکھا ہوا تھا بسم اللہ اور تکبیر کہتے ہوئے اپنے ہاتھ سے دونوں کو ذبح

۲۔ عَنْ رَّافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ..... فَقَالَ جَدِّيْ إِنَّا نَرْجُوْ أَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ (بخاری ۴۷:۳)

۲۔ رافع سے روایت ہے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے..... پس میرے دادا نے کہا ہمیں کل دشمن سے مقابلہ کی امید ہے اور چھریاں بھی نہیں کیا ہم بانس کی دھار کے ساتھ ذبح کریں فرمایا جو خون بہاوے اور اللہ کا نام اس پر لیا جائے اسے کھاؤ سوائے دانت اور ناخن کے (ان سے خون نہ بہایا جائے)

۳۔ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهٰى عَنِ النَّخْعِ يَقُوْلُ يَقْطَعُ مَا دُوْنَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتّٰى تَمُوْتَ (بخاری ۲۴:۷۲)

۳۔ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے نخع سے روکا ہے کہتے تھے ہڈی سے اوپر کاٹ دے۔ پھر اسے چھوڑ دے یہانتک کہ وہ مرجائے ؎۱

؎۱ نخع حرام مغز ہے۔ سفید ریشہ جو گردن کی ہڈی کے اندر ہوتا ہے۔ ذبح میں صرف اوداج یعنی رگوں کو کاٹنا چاہئے تاکہ خون اچھی طرح بہ جائے۔

Marfat.com

۴- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ (بخاری ۲:۷۲:۲۴)

۴- ابن عباس نے کہا کہ ذبح کرنا حلق اور سینہ میں ہے۔

۵- عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَاَصِيبَتْ شَاةٌ مِّنْهَا فَاَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْهَا (بخاری ۲:۷۲:۱۹)

۵- معاذ بن سعد سے روایت ہے کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع کے پہاڑ میں بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک بکری ان میں سے مرنے لگی تو اس نے اسے پکڑا اور اسے پتھر کے ساتھ ذبح کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا اسے کھا لو۔

۶- قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِذَبِيْحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَاِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّيْ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَلَا تَاْكُلْ وَاِنْ لَّمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ اَحَلَّهُ اللّٰهُ وَعَلِمَ

۶- زہری نے کہا کہ عرب کے نصاریٰ کے ذبیحہ کے بارہ میں کوئی حرج نہیں ہاں اگر تو نے اسے غیر اللہ کا نام لیتے سنا ہے تو نہ کھا اور اگر اسے (غیر اللہ کا نام لیتے) نہیں سنا۔ تو اللہ نے

Marfat.com

كُفْرَهُمْ (بخاری ۲:۷۲:۲۲)

۷۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ (بخاری ۲:۷۲:۲۱)

حلال کیا ہے۔ اور اسے انکے کفر کا علم ہے[1]

۷۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہ بعض لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم نہیں جانتے اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس پر اللہ کا نام لو اور کھالو حضرت عائشہ نے کہا کہ یہ لوگ ابھی نئے نئے حالتِ کفر سے نکلے تھے[2]

[1] گویا غیر مذہب کا ذبیحہ جائز ہے بشرطیکہ اس کے ذبح کرنے والے کو غیر اللہ کا نام لیتے سنا گیا ہو۔ جو شخص کھانے کا ہے وہ دوسرے مذاہب والوں کا بھی ہے۔ مگر جانور کا ذبح ہونا بہرحال ضروری ہے۔ اگر سوائے ذبح کے کسی اور طرح سے مارا گیا ہو تو وہ جائز نہیں اسلئے ہوا کھینچکر مرے ہوئے جانور کا یا جھٹکا کیا گئے جانور کا کھانا جائز نہیں

[2] اس صورت میں صرف یہ شک تھا کہ چونکہ یہ لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ ممکن ہے انہوں نے اللہ کا نام نہ لیا ہو تو آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کا نام لیکر کھاؤ یعنی اس طرح شک کرنا درست نہیں وہم ملا رہے ہیں اور سمجھا یہی جائیگا کہ انہوں نے اسلامی طریقہ کے مطابق ذبح کیا ہے

Marfat.com

۸۔عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَھْلِ الْکِتَابِ اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِکَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِکَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ قَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَھَا فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْھَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْھَا وَکُلُوْا فِیْھَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِکَ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَ بِکَلْبِکَ

۸۔ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہا میں نے کہا یا نبی اللہ ہم اہل کتاب کی ایک قوم کی زمین میں ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھائیں اور ہم شکار کی زمین میں ہیں کسی وقت اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور کبھی اپنے کتے سے جو سکھلایا نہیں گیا۔ اور کبھی اپنے کتے سے جو سکھلایا گیا ہے کونسا میرے لئے درست ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو تو نے اہل کتاب کے متعلق ذکر کیا ہے تو اگر تم ان کے سوائے (برتن) پاتے ہو تو ان میں مت کھاؤ اور اگر نہ پاؤ تو انہیں دھو کر ان میں کھا لو۔ اور جو تو اپنی کمان سے شکار کرے پس اگر تو نے اللہ کا نام لیا ہے تو کھالے اور جو تو نے اپنے کتے

الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْ (بخاری ۷۲:۴)

کتے سے شکار کرے اور تو نے اس پر اللہ کا نام لیا ہے تو کھانے اور جو تو اپنے اس کتے سے شکار کرے جو سکھلایا نہیں گیا اور اُسے ذبح کرنیکا موقع پائے تو کھالے ۴

۹۔ قَالَ عُمَرُ صَيْدُهٗ مَا اصْطِيْدَ وَطَعَامُهٗ مَا رُمِيَ بِهٖ ..... وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُ صَيْدِ الْبَحْرِ

۹۔ عمرؓ نے کہا سمندر کا شکار وہ ہے جو شکار کیا جائے اور اُس کا کھانا وہ ہے جسے وہ پھینک دے اور ابن عباس نے کہا

اہل کتاب کا کھانا کھانا اور انہیں کھلانا جائز ہے تو ان کے برتنوں میں کھانا بھی جائز ہے
دینے کا حکم اس لئے دیا کہ انہی برتنوں میں وہ سؤر وغیرہ بھی کھاتے ہوں گے۔
ی ظاہر ہے کہ قرآن کریم میں جو اہل کتاب کے کھانے کو مسلمانوں کے لئے حلال
کیا ہے تو وہی کھانا حلال ہے جو شرعاً حلال ہے یعنے حرام چیز جیسے مردار یا سؤر یا
ن بہرحال حرام ہی ہے +
شکار کے بارے میں جو حکم کمان سے مارے ہوئے کا ہے۔ وہی بندوق سے
ئے ہوئے کا ہے۔ یعنے بسم اللہ پڑھکر بندوق ماری جائے اگر کسی غیر مسلم کا مارا
شکار ہو تو صرف اس صورت میں جائز ہے۔ جیسے غیر معلم کتے کا مارا ہوا بعد اُسے
ہ پاکر ذبح کرلے تو جائز ہے۔ ورنہ ناجائز ہے۔

Marfat.com

نَصْرَانِيٍّ اَوْ يَهُوْدِيٍّ اَوْ مَجُوْسِيٍّ (بخاری ۲:۷۲:۱۲)

سمندر کا شکار کھالو۔ نصرانی کا ہو یہودی کا یا مجوسی کا ۵

۱۰۔ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ (بخاری ۲:۷۲:۲۹)

۱۰۔ ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے ۶

۱۱۔ عَنْ اَنَسٍ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِيْ مَنْزِلِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۱۔ انس سے روایت ہے کہ میں لوگوں کو طلحہ کے مکان میں (شراب) پلا رہا تھا اس وقت ان کی شراب کھجور کی ہوتی تھی

---

۵ دریا کے جانوروں کے متعلق یہ دونوں لفظ آیت ۶ میں آئے ہیں یعنے ۵:۶ میں تو اس کی تشریح یہ کی گئی ہے کہ صید وہ ہے جو شکار کیا جائے اور طعام وہ جو دریا خود باہر پھینک دے۔ ظاہر ہے کہ وہ زندہ نہیں ہوگا۔ مگر چونکہ دریائی جانور کا ذبح کرنا ضروری نہیں اس لئے اس کا کھا لینا جائز ہے۔ اسی لئے دریا کا ہر شکار خواہ یہودی کا ہو یا مجوسی کا۔ یا عیسائی کا۔

۶ یہ ذکر قرآن کریم میں نہیں لیکن تفصیلات قرآن میں بھی مذکور ہیں۔ اور حدیث میں بھی۔ درندوں کا کھانا آپ نے منع فرمایا۔ شاید اس لئے کہ اس سے میں درندگی پیدا ہوتی ہے یا بعض زہریلے جراثیم کی وجہ سے اور مسلم میں ہے کہ بلی سے بھی آپ نے منع فرمایا جن کے پنجے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا یُنَادِیْ اَلَآ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَقَالَ لِیْ اَبُوْطَلْحَۃَ اُخْرُجْ فَاَھْرِقْھَا فَخَرَجْتُ فَھَرَقْتُھَا فَجَرَتْ فِیْ سِکَکِ الْمَدِیْنَۃِ (بخاری ۲۱:۴۶)

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منادی کو حکم دیا کہ وہ منادی کرے۔ کہ شراب حرام ہو گئی تو ابو طلحہ نے مجھے کہا باہر نکل اور اسے بہا دے تو میں نکلا اور اُسے بہا دیا اور وہ مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی ؎

۱۲۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَھُوَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ وَکَانَ اَھْلُ الْیَمَنِ یَشْرَبُوْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ

۱۲۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع کے بارہ میں دریافت کیا گیا اور وہ شہد کا نبیذ ہے اور یمن والے اس کو پیتے تھے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک پینے والی چیز جو نشہ لائے

؎ خمر شراب ہے اور اس کے معنے ہیں ڈھانک دینا۔ اسی سے خمار اوڑھنی ہے۔ اور شراب کو خمر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس سے انسان متوالا ہو جاتا ہے یعنی اسکی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے بخاری میں ہے کہ اس وقت شراب انگور کھجور گیہوں جو اور شہد سے بنائی جاتی تھی (بخاری ۴۸:۴) انگور یا کھجور کا تازہ رس منع نہیں۔ کیونکہ اس سے خمار پیدا نہیں ہوتا۔

حَرَامٌ (بخاری ۴، ۳:۳)

۱۳۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَآ اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ (ابوداؤد ۲۵:۵)

وہ حرام ہے۔

۱۳۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے۔ اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

۱۴۔ عَنْ سَلْمَانَ .... فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَکَۃُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَہٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ (مشکوٰۃ: ۲ بروایت ترمذی)

۱۴۔ سلمان سے روایت ہے۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانے کی برکت اس سے پہلے وضو (ہاتھ دھونا) ہے اور اس کے بعد وضو (ہاتھ دھونا) ہے۔

۱۵۔ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

۱۵۔ سوید بن النعمان سے روایت ہے۔ کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

ے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیع سے بھی نشہ پیدا ہوتا تھا۔ اگلی حدیث میں اس بات کو صاف کر دیا ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ پیدا ہو۔ اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ گو تھوڑی مقدار سے نشہ پیدا نہ ہوتا ہو جس طرح پینے کی وہ چیزیں حرام ہیں جن سے نشہ پیدا ہو اسی طرح کھانے کی بھی ایسی چیزیں حرام ہیں۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا اُتِيَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَاَكَلْنَا فَقَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا (بخاری ۱۵:۱)

خیبر کی طرف نکلے۔ جب ہم صہبا پہنچے آپ نے کھانا منگوایا تو ستو کے سوائے اور کچھ نہ لایا گیا پس ہم نے کھایا۔ پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی ۹

۱۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا

۱۶- عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہا میں لڑکا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پرورش پا رہا تھا اور میرا ہاتھ (کھاتے وقت) رکابی میں گھومتا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لے لیا کر اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے پاس والی

۹- کھانے سے پہلے اور پیچھے ہاتھ دھونا اور کھانے کے بعد کلی کرنا مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے۔ کھانے کے بعد منہ کو صاف نہ کرنا یورپ کا متبع ہے۔ یہ اسلامی تہذیب نہیں ہے۔

Marfat.com

يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ (بخاری ۷۰:۲)

طرف سے کھایا کر۔ پس اس کے بعد میرے کھانے کا یہی طریق رہا۔ منہ

۱۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ (مشکوٰۃ ۲۰۔ بروایت ترمذی)

۱۷۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے فرماتے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں فرمانبردار بنایا۔

۱۸۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ (بخاری ۱۸:۴)

۱۸۔ ابوقتادہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

۱۹۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ

۱۹۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ ابوحمید

منہ پاس والی طرف سے کھانے کی ہدایت اس صورت میں ہے جب ایک کابی سے دو آدمی کھا رہے ہوں۔ دائیں ہاتھ سے کھانا اور بسم اللہ پڑھکر کھانا بھی آداب اسلامی میں سے ہے

Marfat.com

بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ مِّنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا (بخاری ۲:۷۴)

دودھ کا ایک پیالہ نقیع سے لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ اسے ڈھانکا کیوں نہیں۔ گو اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے ۱۲

۲۰۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ اِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْاَبْوَابَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ (بخاری ۲:۸۴۰)

۲۰۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو چراغ کو بجھا دو اور دروازے بند کر لو اور اپنے مشکوں کے منہ باندھ لو اور کھانا اور پانی ڈھانک لو۔

۲۱۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ قُدِّمَتْ

۲۱۔ جعفر بن عمرو سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے اسے خبر دی کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے شانہ کا گوشت کاٹ کر کھاتے ہوئے

نقیع وادی عقیق میں ایک موضع کا نام ہے۔ کھانے اور پینے کی چیزوں کو ڈھانک کر رکھنا چاہیے۔

إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَى النِّعْلَيْنِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (بخاری ۴:۵۱)

۲۲۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ..... قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ (بخاری ۷۰:۹ ج ۲)

۲۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

دیکھا اس اثنا میں آپکو نماز کیلئے بلایا گیا تو آپ نے جوتے پھینکدی اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ۱۲

۲۲۔ حذیفہ سے روایت ہے ..... کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ ریشمی کپڑا نہ پہنو اور نہ دیباج (پہنو) اور سونے اور چاندی کے برتن میں پانی نہ پیو ۱۲ نہ ان (سونے اور چاندی) کے پیالوں میں کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں ۱۳

۲۳۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ

۱۲ چھری کانٹے چمچے سے کھانا منع نہیں۔ اور گوشت کھانے کے بعد یا کھانا کھانے کے بعد وضو ضروری نہیں۔ البتہ جیسا کہ ح۔ د۱ میں ذکر ہے کلی کر لینا ضروری ہے۔

۱۳ یہاں ان سب چیزوں سے منع کیا جو تعیشات میں داخل ہیں اور مسلمانوں کو سادہ زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی۔ آخری الفاظ میں یہ بتایا کہ جو انسان تعیشات میں پڑ جاتا ہے وہ خدا سے اور اخلاق فاضلہ سے عاری ہو جاتا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَ مَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِیْرًا

(ابوداؤد ۲۶:۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو دعوت دی جائے تو اُسے قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر بلانے کے داخل ہو جائے تو وہ چور بن کر داخل ہوا اور ڈاکو بن کر نکلا (رہا)

۲۴ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَتَا اَحَدَکُمْ خَادِمُہٗ بِطَعَامِہٖ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْہُ مَعَہٗ فَلْیُنَاوِلْہُ لُقْمَۃً اَوْ لُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ فَاِنَّہٗ

۲۴ - ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم اس کا کھانا لائے تو اگر اُسے اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو اُسے ایک لقمہ دو لقمے دے دے اُس نے اس کے تیار

۱۴ کیسے اعلیٰ درجہ کے آداب ہیں۔ دعوت دی جائے تو انکار نہ کرے۔ اور بغیر بلائے کسی کھانے پر نہ جائے۔ دوسرے کے ہاں سے کھانے کا حق صرف دعوت سے پیدا ہوتا ہے۔ سوائے اسکے کہ بہت قریبی رشتہ دار یا گہرے دوست ہوں جیسا کہ قرآن شریف میں ۲۴: ۶۱ میں مذکور ہے۔

Marfat.com

وَلِیِّ عِلَاجَهٗ (بخاری ۴۹:۱۸)

۲۵ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ مَعَ الْجَمَاعَۃِ (مشکوٰۃ بروایت ابن ماجہ)

۲۶ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ مَعَ قَوْمٍ کَانَ اٰخِرَھُمْ اَکْلًا (مشکوٰۃ ۲۰۵:۱)

۲۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

کرنے میں تکلیف اٹھائی ہے۔ ۱۵

۲۵ حضرت عمر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب اکٹھے کھاؤ اور الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ جماعت میں برکت ہے ۱۶

۲۶ جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو آپ کھانے میں سب سے آخر ہوتے ۱۷

۲۷ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ رسول

۱۵ آقا و غلام کو عملی رنگ میں ایک کرنے والا اسلام ہی ہے۔

۱۶ یہ عادت گھروں میں بھی ڈالنی چاہیئے کہ گھر کے سب لوگ ایک دسترخوان پر کھانا کھائیں۔

۱۷ یعنی آہستہ آہستہ اس وقت تک کھاتے رہتے کہ سب لوگ کھانا ختم کر لیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کھانا بہت آہستہ آہستہ کھاتے تھے۔

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا وُضِعَتِ الْمَآئِدَۃُ فَلَا
یَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَۃُ
وَلَا یَرْفَعُ یَدَہٗ وَاِنْ شَبِعَ
حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیَعْذِرْ
فَاِنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ جَلِیْسَہٗ
فَیَقْبِضُ یَدَہٗ وَعَسٰی اَنْ
یَکُوْنَ لَہٗ فِی الطَّعَامِ
حَاجَۃٌ (مشکوٰۃ ۲: ابواسامہ ابن ماجہ)

۲۸ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ مِنَ
السُّنَّۃِ اَنْ یَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ
ضَیْفِہٖ اِلٰی بَابِ الدَّارِ (مشکوٰۃ ۲۰: ۱ بروایت ابن ماجہ)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دسترخوان
بچھایا جائے کوئی شخص نہ اُٹھے یہانتک
کہ دسترخوان اُٹھا لیا جائے اور اپنا ہاتھ نہ
اُٹھائے اگرچہ وہ سیر ہو چکا ہو۔ یہانتک کہ
لوگ بھی فارغ ہو جائیں (اور اگر مجبوراً اٹھنا
پڑے) تو چاہئے کہ عذر کرے اسلئے کہ اس کے
اس طرح کرنے سے اس کا ساتھی شرمندہ
ہو جاتا ہے تو وہ بھی اپنا ہاتھ روک لیگا
اور شاید اس کو بھی کھانے کی خواہش ہے۔

۲۸۔ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میزبان کا اپنے مہمان کے ساتھ گھر
کے دروازہ تک نکلنا سنت ہے۔

باب ۲۹

لباس اور زینت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱۔ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ (۷: ۲۵)

۲۔ جَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِیْلَ تَقِیْکُمْ بَاْسَکُمْ (۱۶: ۸۱)

۳۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (۷: ۳۱)

۴۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۔ اے بنی آدم! بیشک ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے عیبوں کو ڈھانکتا ہے اور زینت کا موجب ہے اور تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔

۲۔ اور تمہارے لئے کپڑے بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور ایسے کپڑے جو تمہیں تمہاری جنگوں میں بچاتے ہیں۔

۳۔ اے بنی آدم ہر ایک سجدے کے وقت اپنی زینت کو اختیار کیا کرو۔

۴۔ کہو کس نے اللہ کی زینت کو جو اس نے بندوں کے لئے نکالی ہے

Marfat.com

مِنَ الرِّزْقِ (۷:۳۲)

۵۔ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (۷۴:۱ تا ۵)

۶۔ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا (۱۶:۸۰)

کی ستھری چیزوں کو حرام کیا ہے۔

۵۔ اے اوڑھنے والے اٹھ اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی کر۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ اور ناپاکی سے دور رہ

۶۔ اور اللہ نے تمہارے لئے گھروں کو رہنے کے لئے جگہ بنایا۔

قرآن کریم میں لباس کی دو بڑی تعریفیں تو یہ بتائیں کہ ایک یہ ستر کو ڈھانکنے کا کام دیتا ہے اور دوسرے زینت کا کام دیتا ہے۔ مگر ان دونوں ظاہری لباسوں سے بڑھکر ایک روحانی لباس ہے اور یہ تقوےٰ ہے یعنے حفاظت حقوق (۱) پھر ایک اور غرض بتائی کہ لباس تمہیں گرمی اور سردی سے بچاتا ہے اور پھر وہ لباس بھی ہے جیسے زرہ وغیرہ جو جنگ میں حفاظت کا کام دیتا ہے (۲) خدا کی عبادت بھی کرو تو لباس پہنکر کرو۔ ننگے عبادت کرنا بھی منع ہے (۳) اور بہتر سے بہتر لباس پہننا بھی جائز ہے (۴) جہاں اللہ تعالےٰ کی بڑائی کو بیان کرنا ضروری قرار دیا اور یہ پہلا حکم ہے جو محمد رسول اللہ پہ نازل ہوا تو اس کے ساتھ ہی دوسرا حکم یہ بھی دیا کہ اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ہر قسم کی ناپاکی اور غلاظت سے دور رہو (۵) اپنے لئے مکان بھی بناؤ۔ جن میں تمہاری رہائش ہو (۶) احادیث میں لباس اور زینت کے متعلق کئی ایک تفصیلات ہیں۔ لباس پہنو اور اچھا لباس پہنو۔ مگر لباس میں بھی اسراف سے بچو اور اپنے اچھے لباس کی وجہ سے دوسروں پہ بڑائی کا اظہار نہ کرو۔ (۷) دوسروں کے سامنے ننگا ہونے سے منع فرمایا (۸) ریشم پہننے سے منع کیا۔ سوائے

Marfat.com

اسکے کسی بیماری وغیرہ کے لئے ضرورت ہو (ح ۳) دو ہی عورتیں ریشمی لباس پہن سکتی ہیں (ح ۵) جو دیئے ہوئے ریشمی لباس کو آپ نے ایکدفعہ پہن لیا مگر پھر اُسے اُتار دیا (ح ۶) سونے کی انگوٹھی مرد کیلئے جائز نہیں چاندی جائز ہے (ح ۷، ۸) عورتیں ہر قسم کا زیور پہن سکتی ہیں (ح ۹ و ۱۰) پانچ قدیمی سنتیں جن سے انسان صاف رہتا ہے (ح ۱۱) ڈاڑھی کو بھی ایک حد تک بڑھانے اور مونچھوں کو کم کرنیکا حکم (ح ۱۲) ناخنوں کو صاف رکھنے کا حکم (ح ۱۳ و ۱۴) زینت کے کام کو دائیں طرف سے شروع کرنا (ح ۱۵) خوشبو کا استعمال کرنا سنت ہے (ح ۱۶) تصویروں کے متعلق احکام (ح ۱۷ تا ۲۰)

۱۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبَسُوْا وَتَصَدَّقُوْا فِیْ غَیْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا مَخِیْلَۃٍ (بخاری ۷۷۰:۱)

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو۔ مگر اسراف اور تکبر سے بچو۔ ۱۲

۲۔ عَنِ الْمِسْوَرِ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِیْلًا فَبَیْنَا اَمْشِیْ فَسَقَطَ عَنِّیْ یَعْنِیْ ثَوْبِیْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَیْکَ

۲۔ مسور سے روایت ہے کہا کہ میں ایک بھاری پتھر اُٹھائے ہوئے جا رہا تھا کہ میرا کپڑا گر پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے اوپر کپڑا لے لے۔

۱۔ کھانے پینے اور لباس کے احکام ہیں مگر اخلاق کی کس قدر فکر ہے کہ اس کے ساتھ نہ صرف صدقہ تعلیم دی بلکہ یہ بھی کہ بیشک اچھے سے اچھا کھاؤ اور اچھے سے اچھا پہنو۔ مگر اسراف اور دوسرے اچھا لباس پہنکر یا اچھا کھانا کھا کر یہ خیال دل میں بھی نہ آنے دو کہ ان چیزوں سے ہم میں کچھ بڑائی آجاتی ہے۔

Marfat.com

ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً (ابوداؤد ۲:۳۴)

اور ننگے نہ پھرو۔ ۱۲

۳۔ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ اَتَانَا کِتَابُ عُمَرَ.... اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْحَرِیْرِ اِلَّا ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ اللَّتَیْنِ تَلِیَانِ الْاِبْھَامَ قَالَ فِیْمَا عَلِمْنَا اَنَّہٗ یَعْنِی الْاَعْلَامَ (بخاری ۷۷:۲۵)

۳۔ ابوعثمان سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت عمر کا خط آیا..... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم سے منع فرمایا مگر اتنا اور اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا جو انگوٹھے کے قریب ہیں کہا اور ہمارے علم میں ان کی مراد نقش و پھول و غیرہ تھی ۳؎

۴۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحَکَّۃٍ بِھِمَا (بخاری ۷۷:۲۹)

۴۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمٰن کو ریشم پہننے کی اجازت دیدی تھی کیونکہ ان دونوں کو کھجلی ہوتی تھی۔ ۴؎

۱؎ آج یورپ کی مادی تہذیب کمال کو پہنچکر اخلاقی لحاظ سے اس پستی میں پہنچی ہے کہ ننگوں کی سوسائٹیاں بن رہی ہیں۔ آپ نے ایک آن کے لئے بھی کسی کا ایسے مقام پر ننگا ہونا گوارا نہیں کیا جہاں دوسرے کی نظر اس پر پڑ سکتی ہو۔

۲؎ یعنی کپڑے پر پھول وغیرہ ریشم کے ہوں یا حاشیہ ریشم کا ہو تو حرج نہیں۔

۳؎ بطور علاج ریشم کے استعمال کی اجازت دی۔

Marfat.com

۵ عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ رَاٰی عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِیْرٍ سِیَرَآءَ (بخاری ۳۰:۷۷)	۵۔ انس سے روایت ہے کہ اُس نے ام کلثوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی پر ریشمی چادر دیکھی۔
۶ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُھْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَہٗ فَصَلّٰی فِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَہٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِہِ لَہٗ وَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُتَّقِیْنَ (بخاری ۸:۱۶)	۶۔ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی جبہ کا تحفہ لایا گیا۔ پس آپ نے اُسے پہنا اور اس میں نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے تو اسکو سختی کے ساتھ اُتار دیا۔ اس شخص کی طرح جو اُسے بُرا سمجھتا اور فرمایا یہ متقیوں کے لئے مناسب نہیں ہے۔
۷۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ (بخاری ۷۷:۴۵)	۷۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۵ چونکہ بطور تحفہ یہ جبہ آپ کو پیش کیا گیا تھا تو آپ نے اس کی قبولیت دکھانے اسے پہن لیا۔

Marfat.com

۸۔عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الرُّوْمِ قِیْلَ لَہٗ اِنَّھُمْ لَنْ یَّقْرَءُوْا کِتَابَکَ اِذَا لَمْ یَکُنْ مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَّ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (بخاری) ۵۲

۸۔ انس سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ قیصر روم کو خط لکھیں تو آپ سے کہا گیا کہ وہ آپ کی چٹھی کو نہیں پڑھینگے جب تک کہ اس پر مہر نہ لگی ہو تو آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔ ۱۲

۹۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَھِدْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَہٗ بِلَالٌ وَظَنَّ اَنَّہٗ لَمْ یُسْمِعِ النِّسَآءَ فَوَعَظَھُنَّ وَاَمَرَھُنَّ بِالصَّدَقَۃِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَۃُ تُلْقِی الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ

۹۔ ابن عباس سے روایت ہے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے ساتھ بلال تھے تو آپ نے خیال کیا کہ عورتیں نہیں سن سکیں پس آپ نے انہیں وعظ فرمایا اور انہیں صدقہ دینے کا حکم دیا۔ تو عورتوں نے اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں

۵۲ پیچھے اسی کتاب میں باب ۱۹ حدیث ۹ میں نقل ہو چکی ہے۔

Marfat.com

يَأْخُذُ فِيْ طَرَفِ ثَوْبِهٖ

(بخاری ۳:۳۲)

۱۰۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدَّى زَكٰوتُهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ (ابو داؤد ۹:۴)

بھینکنی شروع کیں اور بلال اپنے کپڑے میں لیتے جاتے تھے۔

۱۰۔ اُم سلمہ سے روایت ہے کہا کہ میں سونے کے زیور پہنتی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ خزانہ ہے آپنے فرمایا جو (زیور) اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے پھر زکوٰۃ ادا کر دیجائے تو وہ خزانہ نہیں ہے

۱۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَوْ خَمْسٌ مِّنَ

۱۱۔ ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں۔ پانچ چیزیں فطرت کے مطابق ہیں۔ ختنہ اور

لے کنز کے لفظ میں اس آیت قرآنی کی طرف اشارہ ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۹:۳۴) جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور اس پر نار جہنم کا سخت وعید ہے تو سونے کے زیورات بھی اس کے اندر آجاتے ہیں لیکن جس مال پر زکوٰۃ ادا کر دیجائے چونکہ کچھ حصہ خدا کے راہ میں خرچ ہو گیا اس لئے وہ اس وعید میں نہیں آتا۔

الْفِطْرَةِ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ (بخاری ۷۷: ۶۳)

زیرناف بال صاف کرنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا اور ناخن کاٹنا اور مونچھیں کاٹنا۔ ۸

۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللِّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهُ (بخاری ۷۷: ۶۴)

۱۲- ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مشرکوں کی مخالفت کرو اور ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھوں کو جڑ سے کاٹو اور ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی ڈاڑھی مٹھی میں لیتے تو جو زیادہ ہوتی اُسے کاٹ ڈالتے۔ ۹

۱۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۳- ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول

۸ کیونکہ ان سے جسم انسانی صاف رہتا ہے۔ یہ وہ مواقع ہیں جہاں غلاظت جمع ہو کر انسان کے لئے طرح طرح کی بیماریوں کا موجب بن جاتی ہے۔

۹ مشرک عموماً مونچھوں کو بڑھاتے اور ڈاڑھی کو منڈواتے تھے تو ایک ظاہری تمیز پیدا کرنے کے لئے آپ نے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھوں کو کٹوانے کا حکم دیا شریعت کے احکام اہم بھی ہیں اور چھوٹے بھی۔ اس ظاہری نشان کو غفت کی نگاہ سے دیکھنا بھی اچھا نہیں اور اسیکو اسلام کا معیار بنا لینا بھی درست نہیں۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بخاری ۱:۶:۲۳)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے (سر کے) بالونکو سامنے لٹکایا کرتے تھے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب اپنے سر کے بال لٹکاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت ان باتوں میں پسند کرتے تھے جن کے متعلق آپ کو کوئی حکم نہ ہوا ہوتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر میں مانگ نکالنے لگے۔ ۱؎

۱۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بخاری ۲:۶)

۱۴۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلعم نے دونوں طرح پہ سر کے بال رکھے ہیں۔ کوئی ایک رکھے یا دوسری طرح اس میں کوئی حرج نہیں۔

Marfat.com

۱۵۔عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ (بخاری ۷۷:۷۷)

۱۵۔حضرت عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند تھا کہ (جوتا پہننے میں) اور کنگھی کرنے میں اور وضو کرنے میں غرض ہر کام میں دائیں طرف سے شروع کریں۔

۱۶۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى اَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ (بخاری ۷۷:۴۷)

۱۶۔حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو عمدہ قسم کی خوشبو لگاتی۔ یہاں تک کہ میں آپ کے سر اور ڈاڑھی میں خوشبو کی چمک کو پاتی۔

۱۷۔عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهٗ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

۱۷۔بُسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد نے اُن سے حدیث بیان کی اور بسر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ بھی تھے کہ ابو طلحہ نے اُن سے حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس

Marfat.com

تَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهٖ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ اَلَا سَمِعْتَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَهٗ

(بخاری ۵۹:۷)

گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ بسر نے کہا کہ زید بن خالد بیمار ہوئے۔ تو ہم اُن کی بیمار پرسی کیلئے گئے ہم نے اُن کے گھر میں ایک پردہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں میں نے عبید اللہ سے کہا۔ کیا اُنہوں نے ہمیں تصویروں کے بارہ میں حدیث نہیں سُنائی تھی؟ عبید اللہ نے کہا کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ سوائے نقش کے کپڑے میں۔ کیا آپ نے اُنسے یہ نہیں سُنا؟ میں نے کہا نہیں۔ عبید اللہ نے کہا ہاں اُنہوں نے اسکا ذکر کیا تھا۔ ۱۱

۱۱ صورت کے معنے تصویر بھی ہیں اور بت بھی۔ کپڑے پر یا کاغذ پر جو نقش ہوگا وہ تصویر ہی ہوگی۔ تو جب راوی نے یہ کہا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں صورت ہو تو بعد کے واقعہ نے یہ تصریح کر دی کہ راوی کی مراد صورت سے بت تھا تصویر نہیں کیونکہ یہ شہادت مل گئی کہ راوی نے کپڑے پر تصویر کو مستثنیٰ کیا تھا تو مطلب یہ ہوا کہ جن میں بت ہیں یعنی بت پرستی ہوتی ہے وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور اگر تصویر

Marfat.com

۱۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ (بخاری ۸۹:۷)

۱۸۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا ان سے کہا جائے گا اُسے زندہ کرو جو تم نے بنایا تھا ۱۲

۱۹ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ

۱۹۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے جس میں تصویریں ہوں

(بقیہ صفحہ ۴۳۸) ۔ صورت سے مراد تصویر ہی لی جائے تو مراد ایسی تصویریں ہوں گی۔ جو پرستش کے لئے رکھی گئی ہوں۔ کیونکہ حضرت سلیمان کے ذکر میں تماثیل یعنے مجسموں کا ذکر موجود ہے۔ اور وہ خدا کے نبی تھے (۳۴:۱۳) اور تماثیل جن کی پوجا ہوتی تھی۔ ان کو بُرا کہا ہے۔ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ (۲۱:۵۲) پس جب مجسمے میں اچھے اور بُرے دونوں قسم کے ہو سکتے ہیں۔ تو تصویریں بھی اچھی اور بری دونوں قسم کی ہو سکتی ہیں۔ اور جو چیز منع ہے۔ وہ بُری چیز ہے۔ جو چیز پرستش کے لئے نہیں رکھی گئی وہ بجائے خود بری چیز نہیں۔

۱۲ اس سے مراد بھی وہی تصویریں ہیں جو پرستش کے لئے بنائی جائیں۔

تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهُ (بخاری ۷۷:۹۰)

۲۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَآءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا مُّوَشِّيًا فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا فَاَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا

مگر اُسے توڑ ڈالتے ہے۱۲

۲۰۔ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے تو ان کے پاس (اندر) تشریف نہ لے گئے۔ حضرت علی آئے تو حضرت فاطمہ نے اُن سے اس کا ذکر کیا۔ اُنہوں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا فرمایا میں نے ان کے دروازے پر کھا ہوا پردہ دیکھا اور فرمایا میرا اور دنیا کا کیا تعلق ہے۔ تو حضرت علی حضرت فاطمہ کے پاس

ہے۱۲ نقش و نگار آپ کو ناپسند تھے۔ اس لئے کہ ان چیزوں کی طرف جب توجہ زیادہ ہو جائے تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے توجہ کم ہو جاتی ہے۔ دنیا کے مال دنیا کی آرائشوں میں یہی نقص ہے۔ کہ انسان ان کے اندر منہمک ہو جائے تو سے غافل ہو جاتا ہے۔ اگلی حدیث کے الفاظ اسے صاف کرتے ہیں جب آ فرمایا میرا اور دنیا کا کیا تعلق ہے۔

Marfat.com

فَقَالَتْ لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ آلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ (بخاری ۵۱:۲۷)	آئے اور انہیں یہ بات بتائی حضرت فاطمہ نے کہا اس بارہ میں جو حکم چاہیں دیدیں آپ نے فرمایا اسے فلاں گھر والوں کے پاس بھیجدو وہ محتاج ہیں

مثلاً دھاریدار کپڑا بذات خود بری چیز نہ تھی ورنہ وہ دوسرے کے گھر کیوں بھجوا دیا جاتا مطلب یہ ہے کہ جب ایسے محتاج موجود ہیں جن کو تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا نہیں ملتا تو ان کو ان پر کپڑا ڈالنے کی بجائے وہ انہیں دیدو۔

باب ۳۰

اخلاق وآداب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ (۶۸:۴)

۲۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ط (۴۹:۱۳)

۳۔ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۔ اور تو یقیناً عظیم الشان اخلاق پر قائم ہے۔

۲۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے معزز وہ ہے جو سب سے متقی ہے۔

۳۔ اور ماں باپ سے نیکی کرو۔ اگر تیرے سامنے دونوں میں سے ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف (تک) نہ کہہ اور نہ ان کو ڈانٹ۔ اور ان دونوں سے اچھی بات کر۔ اور ان دونوں کے آگے رحم سے فرمانبرداری کا بازو جھکا۔ اور کہہ اے رب تو ان پر رحم کر جس طرح انہوں

Marfat.com

صَغِيْرًا ۝ (۱۷: ۲۳-۲۴)

۴- وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ (۱۷: ۳۱)

۵- وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۚ (۸۱: ۸-۹)

۶- وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ... وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰي حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّاۗىِٕلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ (۲: ۱۷۷)

۷- فَاَمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ (۲: ۲۳۱)

۸- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ (۴۹: ۱۰)

چھوٹے ہوتے پالا۔

۴- اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے نہ مار ڈالو ہم ہی انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔

۵- اور جب زندہ درگور کی ہوئی سے پوچھا جائیگا کہ کس گناہ پر وہ قتل کی گئی۔

۶- لیکن بڑا نیک وہ ہے جو اللہ پر ایمان لائے ..... اور اس کی محبت کیلئے قریبیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں کو اور غلاموں کو آزاد کرنے میں مال دے۔

۷- تو (یا) انہیں (بہتر طور) اچھی طرح سے رکھو۔

۸- مومن بھائی بھائی ہیں۔ سو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔

۹۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (۴۸:۲۹)	۹۔ محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اُس کے ساتھ ہیں۔ کافروں کے مقابلہ میں قوی آپس میں رحم کرنے والے۔
۱۰۔ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ ..... اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (۳۳:۳۵)	۱۰۔ خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں۔ اُن کے لئے اللہ نے مغفرت اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔
۱۱۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ (۱۰۴:۱)	۱۱۔ افسوس ہے ہر عیب لگانیوالے طعن کرنیوالے
۱۲۔ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ..... وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ ..... وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط ... اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ... وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط (۴۹:۱۱-۱۲)	۱۲۔ (ایک) قوم (دوسری) قوم پر ہنسی نہ کرے اور نہ عورتیں (دوسری) عورتوں پر ہنسیں ..... اور اپنے لوگوں پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو ..... بہت گمان (بد) کرنیسے بچو ..... اور نہ ایک دوسرے کی ٹوہ لو اور نہ ایک دوسرے کی چغلی کرو۔
۱۳۔ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ	۱۳۔ اور عہد کو پورا کرو (ہر) عہد کے

Marfat.com

كَانَ مَسْئُولًا (۱۷:۳۴)

۱۴- وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ (۱۷:۳۵)

۱۵- وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (۱۷:۳۳)

۱۶- وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ (۴۲:۳۷)

۱۷- وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ (۴۲:۴۰)

۱۸- وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ (۲۵:۶۳)

کیا جائے گا۔

۱۴- اور جب تم ماپو۔ تو ماپ کو پورا کرو اور سیدھے ترازو سے تولو۔

۱۵- اور اُس جان کو قتل نہ کرو۔ جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے۔ سوائے اس کے کہ انصاف پر ہو

۱۶- اور جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بیحیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ میں آئیں تو معاف کر دیتے ہیں۔

۱۷- اور بدی کا بدلہ اُس کی مثل سزا ہے پھر جو کوئی معاف کرے اور اصلاح کرے اُس کا اجر اللہ پر ہے۔

۱۸- اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر انکسار سے چلتے ہیں اور جب جاہل اُنہیں خطاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں سلام۔

Marfat.com

۱۹- وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا (۱۷:۳۲)

۱۹- اور زنا کے قریب مت جاؤ کیونکہ وہ بےحیائی کی بات ہے اور بُری راہ ہے۔

۲۰- قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ... قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۪ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (۲۴:۳۰-۳۱)

۲۰- مومنوں کو کہدو اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں... اور مومن عورتوں کو کہدو اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اسکے جو ظاہر رہتا ہے۔ اور چاہیئے کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں۔

۲۱- وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ (۲۴:۶۰)

۲۱- اور بڑی عمر کی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے (اوپر کے) کپڑے رکھ دیں بغیر اسکے کہ سنگار کو نمایاں کرنے والی ہوں۔

۲۲- لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا

۲۲- اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوائے دوسرے گھروں

عَلٰٓی اَھْلِھَا (۲۴:۲۷-۲۸) کہ اجازت لیلو اور اُنکے رہنے والوں پر سلام کرو۔

اخلاق خُلُق کی جمع ہے اور یہ انسان کے اندرونی بناوٹ ہے بمقابلہ خَلْق کے جو ظاہری جسمانی بناوٹ پر بولا جاتا ہے۔ آداب اَدب کی جمع ہے جس سے مراد ہر وہ ریاضت ہے جس کے ساتھ انسان کسی قسم کی فضیلت حاصل کرے۔ قرآن کریم نے یہ بتا کر کہ نبی کریم صلعم کے اخلاق بہت ہی بلند تھے۔ ہر مسلمان کو یہ سکھایا ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرے (۱) پھر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک معزز وہی ہے جو اخلاق میں بلند ہے (۲) ماں باپ کی فرمانبرداری کو خدا و رسول کی فرمانبرداری کے نیچے دوسرا مرتبہ دیا ہے۔ اور ان سے حسن سلوک کی بہ زور الفاظ میں تاکید کی ہے (۳) قتل اولاد سے روکا ہے جس کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ بیج کو ضائع کر دینا جیسے عزل ہیں یا اولاد کو علم اور اچھی تربیت نہ دینا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے روکا ہے یعنی ان سے حسن سلوک کیا جائے اور انہیں بلند مقام پر پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ (۴و۵) حقیقی نیکی بہت عبادت کرنا نہیں بلکہ انسان کی خدمت ہے (۶) عورتوں سے حسن سلوک کی تاکید کی (۷) مومن سب بھائی بھائی ہیں ان میں باہمی اصلاح کی صلح اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے (۸) محمد رسول اللہ کے ساتھیوں کو یہ دو وصف اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں دشمن کے مقابلہ پر مضبوط آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنیوالے (۹) سچ بولنے کی تلقین فرمائی (۱۰) عیب چینی اور چغلخوری سے منع کیا (۱۱) اقراروں کو پورا کیا جائے (۱۲) دوسروں کے حقوق کو پورا ادا کیا جائے (۱۲-۱۴:۱) بے گناہ انسان کے مارنے کو سخت جرم قرار دیا (۱۵) فواحش اور بیحیائی کی باتوں سے روکا (۱۶) بدی کی سزا اس کے مطابق ہو اور اصلاح ہوتی ہو تو معاف کر دیا جائے (۱۷) عاجزی اور فروتنی کا خلق اپنے اندر پیدا کیا جائے (۱۸) زنا سے سختی سے روکا (۱۹) مردوں اور عورتوں کو ہم جگہ میں رکھنے کی تعلیم دی اور عورتوں کو حکم دیا کہ اپنی زینت کی نمائش کر کے باہر

Marfat.com

نہ نکلیں (۲۰) جو عورتیں ادھیڑ عمر کو پہنچ گئی ہوں ان کو آزادانہ پھرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔
(۲۱) گھروں میں بغیر اجازت کے داخل ہونے سے منع کیا (۲۲)

احادیث نبوی بھی اخلاق اور آداب کی تعلیم سے بھری پڑی ہیں بطور نمونہ چند درج کی گئی ہیں جس اخلاق کو فضیلت کا معیار قرار دیا (ح ۱۰) سب سے بڑھکر حسن سلوک کا حکم آیا ہے اور جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے (ح ۲ و ۳) بچوں سے محبت کی تعلیم دی (ح ۴ و ۵) بالخصوص بیٹیوں سے (ح ۶) صلہ رحمی کو کشائش رزق کا دروازہ بتایا (ح ۷) جو صلہ رحم نہیں کرتا خدا بھی اس سے قطع تعلق کر لیتا ہے (ح ۸) اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرنے والے بہترین لوگ ہیں (ح ۹) آپ خود اپنی بیویوں کو ان کے گھر کے کام میں مدد دیتے تھے (ح ۱۰) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (ح ۱۱-۱۲) سب مسلمان ایک جسم کے حکم میں ہیں (ح ۱۳) ان کو ایک دوسرے کی مضبوطی کا موجب بننا چاہئے۔ (ح ۱۴) ایک مسلمان کی جان و مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہیں (ح ۱۵) بغض و حسد سے اور اپنے بھائی مسلمانوں سے قطع تعلق سے روکا (ح ۱۶) مسلمان بھائی کو کافر و فاسق نہ کہے (ح ۱۷) ایک مسلمان جو دوسرے مسلمان کو قتل کرنا چاہتا ہے وہ جہنم میں جائیگا (ح ۱۸) ہمسایوں سے حسن سلوک کی تعلیم (ح ۱۹ و ۲۰) غلاموں کو اپنی طرح رکھو (ح ۲۱) نوکروں سے سخت گیری نہ کی جائے (ح ۲۲) بیوہ اور مسکین کی خبر گیری جہاد کی طرح ہے (ح ۲۳) یتیم کی خبر گیری سے جنت اور رسول خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے (ح ۲۴) کسی کی ہلاکت نہ چاہے (ح ۲۵) دشمنوں سے بھی نرمی سے پیش آئے (ح ۲۶) جو انسان پر رحم نہیں کرتا خدا اس پر رحم نہیں کرتا (ح ۲۷) جو چھوٹے پر رحم اور بڑے کی عزت نہیں کرتا ہم میں سے نہیں (ح ۲۸) بے زبان جانوروں پر رحم کی تعلیم (ح ۲۹) سچ سب نیکیوں کی اور جھوٹ سب بدیوں کی جڑ ہے۔ (ح ۳۰) سخت کلامی اور لعنت کرنے سے بچنا چاہئے (ح ۳۱) مسلمان کے مسلمان پر حقوق (ح ۳۲) ایک دوسرے کو سلام کرنے کا ثواب (ح ۳۳)

Marfat.com

(ح ۳۳-۳۴) مصافحہ (ح ۳۵) اپنے دوست کے لئے کھڑا ہونا اور بغلگیر ہونا (ح ۳۶) ملاقات کے لئے ذن طلب کرنا ضروری ہے (ح ۳۷) عورت کا سینہ اور سر کو ننگا رکھنا اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے (ح ۳۸) عورتیں اپنی ضروری کاموں کے لئے باہر نکلا کریں (ح ۳۹) عورت کے جسم کا کوئی حصہ سوائے منہ اور ہاتھوں کے باہر نکلتے وقت کھلا نہ ہو (ح ۴۰)

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ..... وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا (بخاری ۲۳:۶۱)

۱۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا ..... اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے تم میں سے بہترین وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ اِلَى اُمِّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ

۲۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون سب سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ کہ میں نیکی سے اس کا ساتھ دوں۔ فرمایا تیری ماں۔ کہا پھر کون۔ فرمایا تیری ماں۔ کہا پھر

Marfat.com

أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ (بخاری ۸۷۸: ۲)

۳۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُكَ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا (نسائی ۶: ۲۵)

کون؟ فرمایا تیری ماں۔ کہا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔

۳۔ معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ اس بارہ میں آپ سے مشورہ طلب کروں۔ آپ نے فرمایا تیری ماں ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا پس تو اُس کی خدمت کر۔ کیونکہ جنّت اس کے قدموں کے نیچے ہے [1]

۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

[1] اس سے بڑھکر عورت کی عزت کی تعلیم کوئی نہیں ہو سکتی اسلئے کہ ہر عورت ماں ہے

ن تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا
نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
يْهِ وَسَلَّمَ اَوَاَمْلِكُ لَكَ
نْ نَّزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ
رَّحْمَةَ (بخاری ۸:۷۸)

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
ُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا
حُجْرِهٖ يُحَنِّكُهٗ فَبَالَ
لَيْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ

ی ۸:۲۱۷)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ
رَاَةٌ مَّعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْئَلُ

عرض کیا کہ آپ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں اور
ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ پس نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میرا اس میں کوئی
اختیار ہے کہ اللہ نے تیرے دل سے رحم
نکال دیا۔

۵۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچہ کو گود میں لیکر
اس سے پیار کرتے تھے تو اس نے آپ پر
پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور
اس پر بہایا۔[۲]

۶۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا
ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کی

ں سے آپ کو اس قدر محبت تھی کہ دوسرے کے بچے نے آپ پر پیشاب کر دیا تو اسے
ں منایا۔

Marfat.com

فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ
تَمْرَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا فَقَسَمَتْهَا
بَیْنَ ابْنَتَیْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا
ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَلَیْنَا فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ
ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ
كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ (بخاری ۱۰۰۲۴)

دو بیٹیاں تھیں، اُس نے سوال کیا
پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ تھا
وہ اسے دیدی تو اُس نے اسے اپنی
بیٹیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اس
کچھ نہ کھایا پھر کھڑی ہو گئی اور باہر چلی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا
آپ کو خبر دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جو کوئی ان بیٹیوں کی وجہ سے مصیبت
مبتلا ہو جائے وہ اس کے لئے آگ سے

۷۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّبْسَطَ لَهٗ
رِزْقُهٗ اَوْ یُنْسَاَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ

۷۔ انس سے روایت ہے کہا میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے۔ جسے پسند ہو کہ اُس
فراخ کر دیا جائے یا اُس کی عمر

۳ لڑکیوں کی خبر گیری کو لڑکوں سے بھی بڑھکر ممتاز حیثیت دی۔

Marfat.com

وَصِلْ رَحِمَهُ (بخاری ۳۴:۱۳)

۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّحِمَ جُنَّةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ (بخاری ۷۸:۱۳)

۸- ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رحم رحمٰن کی شاخ ہے اللہ نے (اسے) فرمایا جو تجھ سے جوڑتا ہے میں اس سے جوڑوں گا اور جو تجھ سے کاٹتا ہے میں اس سے کاٹوں گا۔

۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُكُمْ خِیَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ

۹- ابوہریرہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں ایمان میں کامل ترین وہ ہیں جو خلق میں سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرتے ہیں۔

(ترمذی ۱۰:۱۱)

۱۰- عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

۱۰- اسود سے روایت ہے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ نبی صلعم اپنے گھر کے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ
قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ
اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ (بخاری ۱۰:۴۴)

۱۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ
وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ
حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ
حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ
كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ
كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ

اندر کیا کیا کرتے تھے. کہا اپنی بی
خدمت کرتے تھے یعنے ان کے گھر
کام کاج میں ان کی مدد کرتے تھے

۱۱۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسو
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلم
مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم
اور نہ اسے ظالم کے سپرد کرتا ہے
اپنے بھائی کی حاجت کو پورا کرتا
اللہ اُس کی حاجت کو پورا کریگا
مسلمان پر سے کسی مصیبت کو دو
اللہ قیامت کے دن کی مصی
بڑی مصیبت کو اُس سے دور

۱۰ آنحضرت صلعم اپنے کپڑے میں خود پیوند لگا لیتے۔ بکریوں کا دودھ دوہ لیتے
غرض کسی قسم کے کام سے آپ کو عار نہ تھی۔ یہ اپنے نمونہ سے اپنی قوم کو تعلیم

Marfat.com

مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری ۴۶:۳)

جو مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے تو دنیا کے دن اس (کے عیب) پر پردہ ڈالیگا ۵

۱۲۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ اِنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَاْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ (بخاری ۴۶:۴)

۱۲۔ انس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو وہ ظلم کر رہا ہو یا اس پر ظلم ہو رہا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم ہونے کی حالت میں تو ہم اس کی مدد کرینگے ظالم ہونے کی حالت میں کس طرح مدد کریں۔ فرمایا اس کا ہاتھ پکڑ کر (ظلم سے) روک دو۔

۱۳۔ عَنِ النُّعْمَانِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ

۱۳۔ نعمان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مومنوں کو آپس میں رحم اور محبت اور

۵ یعنی مسلمان صرف یہی نہیں کہ مسلمان پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اسے ایسے آدمی کہنا بھی نہیں کرتا جو اس پر ظلم کرے اور اگر ایک مسلمان پر ظلم ہوتا دیکھتا ہے تو اسے ظالم کے ہاتھ سے نجات حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے

Marfat.com

وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى (بخاری ۲۷:۷)

مہربانی میں ایک جسم کی طرح دیکھیگا جب ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو بیداری اور بخار سے سارے جسم کو چین نہیں پڑتا۔

۱۴- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ (بخاری ۸:۸۸)

۱۴- ابو موسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مومن مومن کے لئے اسی طرح تقویت کا موجب ہوتا ہے جس طرح عمارت کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا۔[۶]

۱۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ

۱۵- ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ

[۶] یعنی جس طرح ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل ہو کر مضبوطی کا کام دیتی ہیں اور ایک کے خلا کو دوسرا مضبوط کر دیتا ہے اسی طرح مومن ایک دوسرے کے لئے قوت کا سبب ہوتے ہیں۔ دیوار بھی وہی مضبوط ہوتی ہے جس کی اینٹیں ایک دوسرے کے اندر داخل ہوں۔

أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ
حَرَامٌ أَفَتَدْرُوْنَ أَيُّ بَلَدٍ
هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ
أَفَتَدْرُوْنَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ
حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ
عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ
يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ
هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا (بخاری ۲:۳۲)

یہ کونسا دن ہے انہوں نے عرض کیا کہ اللہ
اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ تو فرمایا۔ یہ
حرمت والا دن ہے۔ کیا تم جانتے ہو۔ یہ
یہ کونسا شہر ہے۔ انہوں نے عرض کیا
اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا
یہ حرمت والا شہر ہے۔ کیا تم جانتے ہو۔ یہ
کونسا مہینہ ہے انہوں نے عرض کیا اللہ
اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا۔ یہ
حرمت والا مہینہ ہے فرمایا تو یقیناً اللہ نے
تمہارے خونوں کو اور تمہارے مالوں کو اور تمہاری
عزتوں کو اسیطرح حرمت ٹھہرایا ہے جس طرح تمہارا یہ
دن اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں حرمت والا ہے

شجان اموال کی حرمت کا لحاظ تو انسان قانون کے خوف سے بھی کر لیتا ہے مگر پیغمبر صلعم نے عزت کی حرمت
کو بھی جان اور مال کی حرمت کے ساتھ مساوی مرتبہ دیا ہے۔ ایک دوسرے کی عزت کی حرمت کا لحاظ رکھنا
مشکل کام ہے اور اکثر لوگ ایک غلط تربیت کی وجہ سے دوسروں کی بدگوئی کر کے انکی عزت پر حملہ کرتے رہتے ہیں

Marfat.com

۱۶۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ (بخاری ج۲ ص۹۰۱)

۱۶۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض اور حسد نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطعت تعلق نہ کرو اور اللہ کے بندے ہو کر بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع تعلق کرے

۱۷۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ (بخاری ج۲ ص۹۰۴)

۱۷۔ ابوذر سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے آدمی کی طرف فسق منسوب نہیں کرتا اور نہ کفر اس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ مگر وہ لوٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ اگر اس کا ساتھی ایسا نہیں ہے

ف۸ ایک دوسرے کو کافر اور فاسق کہنا ایک دوسرے کی عزت پر بدترین حملہ اور یہ بیماری مسلمانوں میں سب سے زیادہ عام ہے۔ علماء کا سب سے بڑا کام یہ کیا ہے کہ کس طرح دوسروں کو کافر اور فاسق بنائیں۔

Marfat.com

۱۸۔عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ..... اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ (بخاری ۲:۱۰۴۱)

۱۸۔ابوبکرہ سے روایت ہے کہا..... میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابلہ پر آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہونگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قاتل تو (آگ کا مستحق) ہوا مگر مقتول کا کیوں یہ حال ہوگا۔ فرمایا اسلئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

۱۹۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ

۱۹۔ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے

ہتھیاروں سے ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے والوں کو بھی باوجود فی النار قرار دینے کے مسلم ہی کہا ہے۔

Marfat.com

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ (بخاری ۷۸: ۳۱)

پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے تو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔[1]

۲۰۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَازَالَ يُوْصِيْنِيْ جِبْرِيْلُ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

(بخاری ۷۸: ۲۸)

۲۰۔ حضرت عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جبریل برابر مجھ کو ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کی تاکید کرتا رہا یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اسے وارث بنا دیگا۔

۲۱۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ..... قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ

۲۱۔ ابوذر سے روایت ہے کہا..... کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا..... تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے ان کو تمہارے ماتحت رکھا ہے سو جس

[1] پڑوسی اور ہمسایہ مسلمان بھی ہو سکتا ہے۔ اور غیر مسلم بھی۔ دونوں سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ ہاں مسلمان کے اور حقوق بھی ہیں۔

Marfat.com

كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ (بخاری ۲:۲۱)

کا بھائی اُس کے ماتحت ہو تو چاہئے کہ اسے کھلائے جہاں سے آپ کھاتا ہے۔ اور اسے پہنائے جہاں سے آپ پہنتا ہے اور ان سے ایسا کام نہ لو جو ان سے نہ ہو سکے اگر تم ان سے ایسا کام لو تو انکی مدد کرو۔

۲۲۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ (بخاری ۸۹:۳)

۲۲۔ انس سے روایت ہے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی تو مجھے آپ نے کبھی اُف تک نہیں کہا اور نہ یہ کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اور نہیں کہ تم نے کیوں نہیں کیا۔

۲۳۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ

۲۳۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اور محتاج کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس کی طرح جو رات کو عبادت کے لئے جاگتا اور

Marfat.com

النَّهَارَ (بخاری ۱:۶۹)

۲۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (بخاری ۸:۲۴)

۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدِمَ طُفَيْلُ ابْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ (بخاری ۵۶:۱۰۰)

دن کو روزہ رکھتا ہے۔

۲۴۔ سہل بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہونگے اور آپ نے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا[11]

۲۵۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ طفیل ابن عمرو دوسی اور اسکے ساتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دوس نے نافرمانی کی اور انکار کیا تو آپ انپر بددعا کریں کسی نے کہا کہ قبیلہ دوس (اب) تباہ ہو جائیگا تو نبی صلعم نے یوں دعا کی اے اللہ دوس کو ہدایت دے اور انکو میرے پاس لے[12]

[11] یعنی جسطرح دو انگلیاں ایک سیدھی ہیں اسیطرح یتیم کی پرورش کرنیوالا میرے ساتھ جنت میں ملکر رہیگا۔
[12] مخالفوں کو تلوار سے ہلاک کرتا تو ایک طرف رہا آپ ان کے لئے بددعا تک نہ کرتے تھے۔

۲۶۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ (بخاری ۳۰۷)

۲۶۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ کہا تو حضرت عائشہ نے کہا تم پر اور تم پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو آپ نے فرمایا چھوڑو اے عائشہ نرمی اختیار کرو۔ اور اپنے آپ کو درشت کلامی سے بچاؤ۔ ۱۲

۲۷۔ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ (مشکوٰۃ ۴۲۴ بروایت بخاری مسلم)

۲۷۔ جریر سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پہ رحم نہیں کریگا جو لوگوں پہ رحم نہیں کرتا۔

۲۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا

۲۸۔ ابن عباس سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پہ

۱۲ یہود نے السلام علیکم کے بجائے السام علیکم کہا جس کے معنے ہیں تم پر موت آئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ وعلیکم کہ دنیا کا فنا تھا لعنت اور غضب کے الفاظ کو ناپسند فرمایا۔

Marfat.com

وَلَهُ بِوَقْرٍ لَيْدَنَا (مشکوٰۃ ۲۴۲: ۱۵ بروایت ترمذی)

۲۹۔ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهٖ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَآئِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَكُلُوْهَا صَالِحَةً

(ابوداؤد ۳۵۶۵)

رحم نہ کرے اور جو ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے

۲۹۔ سہل سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر گذرے کہ اسکی پیٹ سے لگ گئی تھی۔ فرمایا کہ ان بے زبان چارپایوں کے معاملہ میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرو پس ان پر سواری کرو ایسے حال میں کہ وہ سواری کے لئے مزین ہوں اور انکو کھا ایسے حال میں کہ وہ کھانے کے لئے مزین ہوں

۳۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْدَقَ

۳۰۔ عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بے

---

۱۴ جانور سواری کا کام بھی دے سکتا ہے جو اچھا موٹا تازہ ہو اور کھانے کے لئے بھی وہی مزین ہے جو اچھا موٹا تازہ ہو تو فرمایا کہ بیشک اس سے سواری کا کام بھی لو اور ذبح کرکے کھاؤ بھی مگر یہ دونوں غرضیں اسی وقت پوری ہو سکتی ہیں جب وہ جانور تندرست ہو۔ تقویٰ اللہ میں صرف خدا اور انسانوں کے حقوق کی نگہداشت نہیں بے زبان جانوروں کی خبرگیری بھی اس کے اندر شامل ہے۔

Marfat.com

هْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ
اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ
حَتّٰی یَکُوْنَ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکَذِبَ
هْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ
لَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی
یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ کَذَّابًا۔

(بخاری ۸۰:۷۸)

۳۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَّلَا
فَحَّاشًا وَّلَا لَعَّانًا کَانَ یَقُوْلُ
عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهٗ
تَرِبَ جَبِیْنُهٗ (بخاری ۸۰:۳۰)

نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں پہنچاتی ہے اور انسان برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدی کی طرف لیجاتا ہے اور بدی آگ میں پہنچاتی ہے اور انسان برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک وہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ ۱۵

۳۱۔ انس سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ گالی دیا کرتے تھے اور نہ بدزبان تھے اور نہ لعنت کرنے والے ہم میں سے کسی پہ عتاب کرتے تو فرماتے اسے کیا ہوا اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔ ۱۶

اس حدیث میں سچ کو نیکی کی جڑ اور جھوٹ کو ہر بدی کی جڑ قرار دیا ہے۔
پیشانی کا خاک آلود ہونا خدا کے آگے انتہا درجہ کی عاجزی ہے۔ بظاہر ایک ہلکا سا جرنظر ہے مگر فی الحقیقت یہ ایک اچھی دعا ہے۔

Marfat.com

۳۳۲۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

(مشکوٰۃ ۴۲۴: بروایت احمد)

۳۳۲۔ حضرت علی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پسندیدہ طور پر چھ حق ہیں۔ جب اسے ملے تو اس پر سلام کرے جب وہ اسکی دعوت کرے تو اسے قبول کرے۔ جب وہ چھینکے تو اس کے لئے دعا رحمت اللہ کرے اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے اور جب وہ مرجائے تو اسکے جنازہ کے ساتھ جائے اور اس کیلئے وہی بات پسند کرے جو اپنے نفس کیلئے پسند کرتا ہے۔

۳۳۳۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ (بخاری ۹۴۷)

۳۳۳۔ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے بہتوں کو سلام کریں۔

۳۳۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ

۳۳۴۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے

Marfat.com

رَجُلٌ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ (بخاری ۲:۸)

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا اسلام اچھا ہے۔ فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے اور ہر شخص کو سلام کہے خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔

۳۵۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ (بخاری ۹۲۷:۲)

۳۵۔ قتادہ سے روایت ہے کہا میں نے انس سے کیا مصافحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں (رضوان) تھا کہا ہاں۔

۳۶۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ ..... فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ. (مشکوٰۃ ۴۲۴:۳ بروایت ترمذی)

۳۶۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہا کہ زید بن حارثہ مدینہ میں آئے ..... تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہوئے ..... اور ان سے معانقہ کیا اور انہیں بوسہ دیا۔ ۱۲

۳۷۔ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا

۳۷۔ عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ

(۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ محبت کی وجہ سے دوسرے کے لئے کھڑا ہونا اور معانقہ کرنا جائز ہے۔)

Marfat.com

مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى (بخاری ۹۳:۲)

اشعری نے عمر بن خطاب کے پاس جانے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت نہیں ملی اور شاید وہ مشغول تھے تو ابو موسیٰ واپس لوٹ گئے [۱۸]

۳۸۔ قَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ إِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُءُوسَهُنَّ قَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ عَنْهُنَّ (بخاری ۹۷:۲)

۳۸۔ سعید بن ابی الحسن نے حسن سے کہا کہ عجمی عورتیں اپنے سینوں اور سروں کو کھلا رکھتی ہیں۔ کہا اُن سے اپنی نگاہ پھیر لیا کرو [۱۹]

۳۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَاهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ إِنَّكِ وَاللَّهِ

۳۹۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ ایک رات سودہ بنت زمعہ باہر نکلیں تو حضرت عمر نے انہیں دیکھا اور انہیں

---

[۱۸] یہ بات آداب اسلامی میں داخل ہے کہ کسی کو ملنا ہو تو پہلے اس سے اجازت لے لی جائے اگر کوئی شخص مصروفیت کی وجہ سے نہیں مل سکا تو یہ برا ماننے کی بات نہیں۔

[۱۹] اس سے بھی معلوم ہوا کہ زینت کے چھپانے کا حکم صرف اسی قدر تھا نہ سینہ اور سر کھلا رکھا جائے جیسا کہ قرآن شریف کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن۔ چاہیئے کہ اپنے سر کی اوڑھنیوں کو سینوں پر ڈال لیا کریں غرض صرف یہ تھی کہ محاسن کی نمائش نہ کرے۔ منہ کے کھلا رکھنے کا بیان کرنا نہیں کیونکہ مسلمان عورتیں بھی منہ کھلا رکھتی تھیں

Marfat.com

يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشّٰى ..... وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أَذِنَ اللّٰهُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ

(بخاری ۶:۱۱۶)

پہچان لیا اور کہا خدا کی قسم اے سودہ آپ ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹیں اور یہ ذکر آپ سے کیا اور آپ میرے حجرے میں شام کا کھانا کھا رہے تھے ..... اور آپ نے فرمایا بیشک اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے کہ اپنی ضرورتوں کے لئے گھر سے باہر نکلا کرو۔[۲]

۴۰۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ

۴۰۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[۲] اس حدیث سے یہ امر بالکل واضح ہو گیا کہ عورت کا اپنی ضروریات کے لیے گھر سے باہر نکلنا اسلام کے حکم کے مطابق ہے۔ آنحضرت صلعم کے زمانے میں اور آپ کے بعد صحابہ کے زمانہ میں عورتیں مسجدوں میں نماز کے لئے جاتیں۔ اپنے کاروبار کے لیے باہر جاتیں۔ میدان جنگ تک میں جاتی تھیں۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ يَصْلُحْ لَهَا أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ (ابوداؤد ۳۰:۳)

منہ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء عورت جب بلوغت کو پہنچے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے سوائے اس کے اور اس کے اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا [۲۱]

ARABIC
PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
SECTION

[۲۱] جو عورت منہ اور ہاتھ کھلے رکھکر باہر نکلتی ہے اس کا عمل اسلام کے خلاف نہیں بلکہ اس کے مطابق ہے۔ آپ نے خود منہ اور ہاتھوں کو مستثنیٰ کیا۔ اس لئے کہ اگر ان کو کھلا نہ رکھا تو عورت کوئی کام نہیں کر سکتی۔ یہی الا ما ظہر منہا کی تفسیر ہے۔ یعنی زینت کے تمام مقامات کو ڈھانکنا چاہیئے سوائے ان مقامات کے جنکا عادتاً یا مجبوراً کھلا رکھنا پڑتا ہے اور یہ منہ اور ہاتھ ہیں۔ جیسا کہ اس حدیث نے صراحت کر دی۔ نبی کریم صلعم کے زمانہ میں عورتیں منہ نمازوں کے لئے آتیں اور نمازوں میں شامل ہوتی تھیں اور کھلے منہ اپنے کاموں کے لئے نکلتی تھیں۔

Marfat.com

باب ۳۱

امارت

قال اللہ تعالیٰ

۱۔ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ص (۴۲:۳۸)

۲۔ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ج (۳:۱۵۹)

۳۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ (۴:۵۸)

۴۔ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۔ اور اُن کا حکم آپس میں مشورہ سے ہوتا ہے۔

۲۔ پس ان کو معاف کردو اور ان کیلئے استغفار کرو اور کام میں اُنکا مشورہ لیتے رہو۔

۳۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے اہل کو ادا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کیا کرو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔

۴۔ اُنہوں نے کہا اسے ہم پر بادشاہی کا حق کیونکر مل سکتی ہے۔ اور ہم اُس کی نسبت بادشاہی کے زیادہ حق دار ہیں اور اُسے مال کی فراخی نہیں دی گئی (نبی نے کہا) بلاشبہ اللہ نے اُسے تم پر

Marfat.com

بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ (۲:۲۴۷)	برگزیدہ کیا ہے اور علم اور جسم میں اُس کو بہت بڑھایا ہے۔
۵۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ (۴:۵۹)	۵۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے صاحبان امر کی اطاعت کرو۔ پھر اگر کسی چیز میں باہم جھگڑا کرو تو اُسے اللہ اور رسول کی طرف لے جاؤ۔

امارۃ۔ امر سے ہے جس کے معنے ہیں حکم دینا۔ امارۃ اس منصب کا نام ہے جو حکومت کرنے والے کو حاصل ہے۔ امر امیر حکم دینے والا ہے۔ امام (وہ جس کی پیروی کی جاتی ہے) اور خلیفہ (جانشین) کے الفاظ بھی امیر کے معنے میں استعمال ہوتے ہیں۔

قرآن کریم نے اسلامی حکومت یا امارت کا اصول مشورہ قرار دیا ہے یعنی امارت کی بنیاد مشورہ پر ہو (۱) بلکہ جن لوگوں نے نبی کریم صلعم کے کسی حکم کی مخالفت بھی کی تھی ان کے متعلق بھی یہ حکم دیا کہ ان کے قصور سے درگذر کرکے انہیں حکومت کے مشوروں میں شامل کیا جائے (۲) حکومت ایک امانت ہے اس لئے حکم دیا کہ یہ امانت تم ان لوگوں کے سپرد کرو جو اس کے اہل ہیں اور حکومت کرنے والوں کو ہدایت دی کہ وہ لوگوں کے درمیان انصاف کریں (۳) بادشاہت کی اہلیت مال سے پیدا نہیں ہوتی ہاں جسمانی قوت اور علم دونوں اس کے لئے ناگزیر ہیں (۴) اصل اطاعت اللہ اور رسول کی ہے اور اس کے بعد اولی الامر کی اگر اولی الامر سے کسی امر میں تنازع ہو تو عمل قرآن اور حدیث کے مطابق ہو۔ اس سے اور دنیوی ہر قسم کے امور آجاتے ہیں

Marfat.com

حکومت کے اصول کی مزید وضاحت احادیث میں ہے۔ ہر شخص ایک حکومت کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے اور جن پر وہ حاکم ہے ان کے متعلق اس سے بازپرس ہوگی اور انکی بھلائی کی ذمہ داری اس پر ہے (ح-۱) اگر ایک حبشی کو بھی حاکم مقرر کر دیا جائے تو اس کی اطاعت لازم ہے (ح-۲) کسی حکم کی اطاعت اسی وقت تک ضروری ہے۔ جب تک اس میں خدا اور رسول کی نافرمانی نہ ہو۔ اگر معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر فرمانبرداری نہ کی جائے (ح-۳) امیر کی اطاعت خدا اور رسول کی اطاعت ہے (ح-۴) اطاعت صرف اچھی باتوں میں ہے (ح-۵) اگر امیر کی طرف سے کوئی حکم خلاف طبیعت دیا جائے تو اسے مان لینا چاہیئے (ح-۶) ظالم بادشاہ کے منہ پر کلمہ حق کا کہنا اعلیٰ درجہ کا جہاد ہے (ح-۷) تنگی میں یا آسانی میں کوئی حق تلفی نظر آتی ہو تب بھی حکم ماننا چاہیئے۔ امیر کے ساتھ جھگڑا اس صورت میں ہو سکتا ہے جب کھلا کفر ہو (ح-۸) آنحضرت صلعم کے بعد پہلے خلیفہ کا تقرر کس طرح ہوا اور یہ کہ امیر صرف ایک ہو سکتا ہے (ح-۹) حضرت ابوبکر آنحضرت صلعم کے بعد سب سے بڑھکر حکومت کے اہل تھے (ح-۱۰) امیر کو اسکی خدمات کا حق ملنا چاہیئے (ح-۱۱) جو شخص اپنی رعیت کی خیرخواہی نہیں کرتا۔ وہ جنت میں نہیں جائیگا (ح-۱۲) حاکم کو چاہیئے کہ لوگوں سے نرمی سے پیش آئیں (ح-۱۳) سادہ زندگی بسر کریں اور حاجتمندوں کے لئے ان کا دروازہ کھلا رہے (ح-۱۴) اپنی خواہشات کی پیروی نہ کریں (ح-۱۵) لوگوں کی ذمہ داریاں جیسی ان کی طاقت کے مطابق لگائیں۔ سب سے نیک سلوک کریں اور غیر مذاہب کے لوگوں کی حفاظت کریں اور ان سے عہد کو پورا کریں (ح-۱۶)

۱-عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ	۱-ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص سے

Marfat.com

رَعِيَّتِهِ الْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (بخاری ۱۱:۱۱)	اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا۔ بادشاہ حاکم ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائیگا اور مرد اپنے اہل کا حاکم ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائیگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا اور نوکر اپنے مالک کے مال پر حاکم ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا

راعی کے معنے ہیں مویشی چرانا یا انکی نگہبانی کرنا اور راع کے معنے نگہبان۔ محافظ یا حاکم ہیں۔ رعیت وہ ہے جن کی وہ نگہبانی کرتا ہے۔ یا جن پر وہ حکومت کرتا ہے۔ بادشاہ کو راع کہکر یہ بتایا ہے کہ بادشاہت کی اصلی غرض لوگوں کی نگہبانی اور انکی حفاظت کرنا ہے۔ اور یہاں بادشاہ اور نوکر کو ایک صف میں کھڑا کیا ہے جس طرح بادشاہ حاکم ہے نوکر بھی حاکم ہے ان کی نگہبانی کا دائرہ الگ الگ ہے اسیطرح ایک گھر کا بھی ایک حکومت قرار دیا ہے جس میں مرد اپنی جگہ پر حاکم ہے اور عورت اپنی جگہ پر حاکم ہے۔ مرد کا زیادہ تر کاروبار کے لئے قیام ہے اور عورت کا گھر کے اندرونی انتظام اور بچوں کی تربیت پر۔ ہر مرد اور ہر عورت کو حاکم قرار دیکر انکی ذمہ داریاں سمجھائی ہیں۔ اور ساتھ ہی حکومت کی اصل غرض بتائی کہ بادشاہت اسلئے نہیں بنایا جاتا کہ وہ روپیہ جمع کرے یا عیش و عشرت میں اپنی بسر کرے بلکہ اسلئے کہ وہ ان لوگوں کی حفاظت اور نگہبانی کا انتظام کرے جن پر وہ حاکم ہے۔

Marfat.com

۲۔عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَہٗ زَبِیْبَۃٌ (بخاری ۱۰:۵۴)

۲۔انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ سنو اور اطاعت کرو اگرچہ ایک حبشی حاکم بنایا گیا ہے جب کہ سر گویا کہ کشمش کا دانہ ہے۔ ۲

۳۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ حَقٌّ مَالَمْ یُؤْمَرْ بِالْمَعْصِیَۃِ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ (بخاری ۵۶:۱۰۸)

۳۔ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سننا اور فرمانبرداری کرنا ضروری ہے جب تک (اللہ کی) نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے۔ پس جب اللہ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ فرمانبرداری کرنا ہے۔ ۳

۴۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ

۴۔ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

۲ یعنی کشمش کے دانے کی طرح کالا حبشی ہے اور اسے حاکم بنا دیا جائے تو مسلمانوں کے لوگ اس کی اطاعت کریں۔ کالے اور گورے کی تمیز کو اسلام کے سوا کوئی مذہب دور نہیں کر سکا۔

۳ یہ حکومت کا نہایت مضبوط اصول ہے یعنی حاکم کی فرمانبرداری صرف اس وقت تک ہے کہ خدا اور رسول کی نافرمانی کا حکم نہ ہو جس حکم میں خدا اور رسول کی نافرمانی ہو اس کے ماننے سے انکار کر دیا جائے۔

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ..... مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجْرًا وَّاِنْ قَالَ بِغَیْرِہٖ فَاِنَّ عَلَیْہِ مِنْہُ

(بخاری ۵۹ : ۱۰۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ..... جو میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور جو میری نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔ اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔ امام ڈھال ہے اس کی حفاظت کیلئے لڑائی کی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ سے بچاؤ کیا جاتا ہے پس اگر وہ تقوےٰ اللہ کا حکم دیتا اور انصاف کرتا ہے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اگر وہ بے انصافی کرتا ہے تو اس کا وبال اس پر ہوگا۔ ؎

؎ یہاں امیر کی اطاعت کو خدا اور رسول کی اطاعت قرار دیا۔ حتیٰ کہ اگر اس کا حکم بے انصافی کا ہو تو بھی اس کی اطاعت ضروری ہے۔ ہاں اسکی بے انصافی عنداللہ قابل مواخذہ ہے مگر نظام کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

Marfat.com

۵۔عَنْ عَلِیٍّ ..... قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ..... اَلطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ (بخاری ۶۱:۶۴)

۵۔ حضرت علی سے روایت ہے ..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... فرمانبرداری نیک کاموں میں ہے۔ ؎

۶۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَرِہَ مِنْ اَمِیْرِہٖ شَیْئًا فَلْیَصْبِرْ فَاِنَّہٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً (بخاری ۲۹۳)

۶۔ ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جسے اپنے امیر کی بات ناپسند ہو تو صبر کرے کیونکہ جس نے بالشت بھر بھی بادشاہ سے خروج کیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ ؎

۷۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِھَادِ کَلِمَۃُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

۷۔ ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین جہاد اس کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے حق

؎ یعنی اگر امیر کسی بُرے کام کا حکم دے تو پھر اس کی فرمانبرداری نہ کی جائے۔
؎ حالانکہ بادشاہ کے احکام دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر اس سے خروج کو جاہلیت کی موت قرار دیا۔ کیونکہ بغیر ایک نظام کے دنیا میں کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔

Marfat.com

عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ (مشکوٰۃ، ابن ترمذی)

۸۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةً عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ (بخاری ۲:۹۳)

بات کہدے۔

۸۔ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ کی بیعت کی (عبادہ نے) کہا ان شرائط میں جو آپ نے ہم سے لیں یہ تھا کہ اپنی خوشی کی حالت میں اور اپنی ناخوشی کی حالت میں اور اپنی تنگی کی حالت میں اور اپنی آسانی کی حالت میں اور اپنی حق تلفی کی صورت میں سننے اور فرمانبرداری کرینگے اور یہ بھی کہ حکومت کے حقداروں سے حکومت کے بارہ میں جھگڑا نہیں کرینگے سوائے اسکے کہ تم کھلا کافر دیکھو جس میں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل

رکھتا ہو اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر ایسا کرتا ہے۔

۲ امیر و حاکم کے ساتھ معمولی باتوں میں جھگڑا جائز نہیں۔ البتہ اگر کوئی امر ایسا ہو جس میں کھلا کفر یا خلاف شرع امر کی احکام قرآن و حدیث کی پائی جاتی ہے تو پھر اس سے جھگڑا جائز ان حالات میں امیر کو معزول بھی کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

۹۔عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ ..... وَاجْتَمَعَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقَالُوْا مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَذَهَبَ اِلَيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاسْكَتَهٗ اَبُوْبَكْرٍ ..... ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَتَكَلَّمَ اَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِيْ كَلَامِهٖ نَحْنُ الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ

۹۔حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ..... اور انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہ کے گرد جمع ہو گئے تو کہنے لگے ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ ان کے پاس گئے حضرت عمر نے کچھ بولنا چاہا تو حضرت ابوبکر نے انہیں خاموش رہنے کیلئے فرمایا ..... پھر حضرت ابوبکر نے تقریر شروع کی وہ لوگوں میں نہایت فصیح و بلیغ تھے اور اپنی تقریر میں فرمایا ہم امیر ہونگے اور وزیر تم ہو گے حباب بن منذر نے کہا خدا کی قسم ایسا ہم

Marfat.com

أَمِيرٌ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ لَا وَلٰكِنَّا الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا فَبَايِعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ

(بخاری ۶۲:۶)

تمیر کریں گے۔ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا۔ پھر حضرت ابوبکر نے کہا نہیں ہم امیر ہوں گے اور تم وزیر ہو گے وہ (یعنی قریش) اپنے مکان کے لحاظ سے سارے عرب میں اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں اور خاندان کے لحاظ سے سب میں شریف ہیں تو حضرت عمر یا ابوعبیدہ کی بیعت کرو تو حضرت عمر نے کہا بلکہ ہم آپ سے ہی بیعت کرتے ہیں آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ ہم میں سے افضل ہیں اور ہم سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ہیں پس حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور آپ کی بیعت کی اور لوگوں نے بھی آپ کی بیعت کی۔

(سقیفہ بنی ساعدہ انصار کا کونسل ہال تھا اور وہاں لوگ رسول اللہ صلعم کی تجہیز و تکفین

۱۰۔عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمٍ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... قَالَ ..... فَاِنَّ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ نُوْرًا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۱۰۔انس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر کا دوسرا خطبہ سنا جس وقت وہ منبر پر بیٹھے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے اگلا دن تھا..... آنہوں نے کہا..... اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان نور رکھا ہے جس سے تم راہ پاؤ۔ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس سے) ہدایت دی، اور حضرت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہیں۔ اور دو میں سے دوسرے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۰) کی وفات کے بعد یہ غور کرنے کے لئے جمع ہوگئے کہ آپ کے بعد امیر کو منتخب کیا جائے۔ یہاں بتایا ہے کہ قوم میں امیر ایک ہی ہو سکتا ہے۔ انصار کا یہ خیال تھا کہ ایک امیر انصار میں سے ہو اور ایک مہاجرین میں سے۔ ایک امیر ہوگا تو باقی سب کی حیثیت اس کے وزراء کی ہوگی۔ جب تک سب لوگ اس بات کی صداقت کے قائل نہیں ہو گئے۔ جو حضرت ابوبکر نے کہی اور اس بات پر سب کا اتفاق نہیں ہو گیا کہ حضرت ابوبکر امیر بننے کے اہل ہیں کیونکہ وہ سب میں افضل ہیں۔ اس وقت تک حضرت ابوبکر نے بیعت نہیں لی

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَانِیَ اثْنَیْنِ فَاِنَّہٗ اَھْلٌ لِّلْمُسْلِمِیْنَ بِاُمُوْرِکُمْ فَقُوْمُوْا فَبَایِعُوْہُ وَکَانَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ قَدْ بَایَعُوْہُ قَبْلَ ذٰلِکَ فِیْ سَقِیْفَۃِ بَنِیْ سَاعِدَۃَ وَکَانَتْ بَیْعَۃُ الْعَامَّۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ (بخاری ۹۴:۵۱)	اور وہ تمہارے معاملات (کو سلجھانے) کے لئے مسلمانوں میں سب سے زیادہ اہل ہیں پس اُٹھو اور ان کی بیعت کر لو اور ان میں سے ایک گروہ نے اس سے پہلے ان کی بیعت سقیفہ بنی ساعدہ میں کی تھی اور عام لوگوں کی بیعت منبر پر تھی [1]
۱۱۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَّؤُوْنَۃِ اَھْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ	۱۱۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہا جس وقت حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ بنائے گئے تو فرمانے لگے کہ میری قوم جانتی ہے کہ میرا پیشہ میرے گھر والوں کے لئے کچھ عاجز نہیں اور اب میں مسلمانوں کے کام

[1] سقیفہ بنی ساعدہ کا واقعہ پیر کے دن کا ہے جس دن رسول اللہ صلعم فوت ہو گئے تھے یہ واقعہ جس کا یہاں ذکر ہے اگلے دن کا ہے۔ سقیفہ میں سارے لوگ جمع نہ ہو سکتے تھے اس لئے عام لوگوں نے اگلے دن بیعت کی۔

Marfat.com

اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَیَحْذِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْهِ.	میں مشغول رہونگا تو ابوبکر کے گھر والے اس مال میں سے کھائیں گے۔ اور وہ (ابوبکر) اس میں سے مسلمانوں کے فائدہ کے کام سرانجام دیگا۔ ۱۱
(بخاری ۳۴: ۱۵)	
۱۲۔ عَنْ مَعْقِلٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِیَّةً فَلَمْ یَحُطْهَا بِنَصِیْحَةٍ اِلَّا لَمْ یَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ	۱۲۔ معقل سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کوئی شخص نہیں جسے اللہ کسی رعیت کا حاکم بنائے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اس کی نگہبانی نہ کرے مگر وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا
(بخاری ۹۴: ۸)	
۱۳۔ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ	۱۳۔ ابوبردہ سے روایت ہے۔ کہا کہ

۱۱ امیر یا خلیفہ خزانہ کا مالک نہیں کہ جس طرح چاہے خرچ کرے۔ اسے امین قرار دیا گیا اور اس کی ایک تنخواہ مقرر کر دی گئی۔ اپنی ذات کے لئے وہ بیت المال سے ہی مقررہ رقم لے سکتا تھا۔ یہ حکومت کا ایک اور اصول ہے جو اسلام نے قائم کیا۔

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلٰی الْیَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا عَلٰی مِخْلَافٍ قَالَ وَالْیَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا (بخاری ۶۴:۶۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا۔ کہا اور ہر ایک کو ان میں سے ایک ایک حصہ پر بھیجا۔ کہا اور یمن دو حصے تھے (پھر انہیں) فرمایا آسانی کرنا سختی نہ کرنا اور (لوگوں کو) خوش رکھنا اور نفرت نہ دلانا۔ ۱۲

۱۴ عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَہٗ شَرَطَ عَلَیْھِمْ اَنْ لَّا تَرْکَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْکُلُوْا نَقِیًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِیْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَکُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ

۱۴ حضرت عمر سے روایت ہے کہ جس وقت وہ اپنے عاملوں کو بھیجتے تو ان پر یہ شرط لگاتے کہ وہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوں اور میدہ نہ کھائیں اور باریک کپڑا نہ پہنیں اور لوگوں کی حاجتوں کے وقت اپنے دروازے بند نہ کریں پس اگر تم ان باتوں میں سے کوئی

۱۲ حاکموں کی زیادتی اور سختی سے لوگ حکومت سے متنفر ہو جاتے ہیں تو بتایا کہ لوگوں کے ساتھ اسقدر نرمی کا برتاؤ ہو کہ وہ حکومت سے خوش رہیں اور اس سے متنفر نہ ہو جائیں۔

Marfat.com

فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوبَةُ (مشکوٰۃ ۳۱۷ بروایت بیہقی)

بات کرو گے تو تم سزا کے مستحق ہو گے ۱۳

۱۵۔ قَالَ الْحَسَنُ اَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْحُكَّامِ اَنْ لَّا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوْا بِاٰيَاتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا (بخاری ۱۰۹۴: ۱۶)

۱۵۔ حسن نے کہا اللہ نے حکام سے عہد لیا ہے کہ وہ خواہش کی پیروی نہ کریں اور نہ لوگوں سے ڈریں۔ اور میری آیات کے بدلے تھوڑی قیمت نہ لیں ۱۴

۱۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ قَبْلَ اَنْ تُصَابَ بِاَيَّامٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَفَ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ

۱۶۔ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہا کہ میں نے حضرت عمر کو ان کے زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینے میں دیکھا۔ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ہو گئے۔ فرمایا تم دونوں

۱۳ یہ احکام مسلمان گورنروں کو دیئے گئے۔ پہلی شرط یہ تھی کہ عربی گھوڑوں پہ سوار ہوں یعنی وہ سواری میں ماہر ہوں اور مشقت برداشت کر سکتے ہوں۔ دوسری شرط یہ تھی کہ لباس وہ پہنیں اور کھانا وہ کھائیں جو تمام لوگوں کو میسر آتا ہے۔ تیسری شرط یہ تھی کہ حاجتمند کے لئے اپنے دروازے بند نہ کریں۔

۱۴ حکام کے لئے ضروری ہے کہ وہ انصاف پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ اور ذاتی خواہش ان کو انصاف سے ادھر ادھر نہ کر سکے۔ اور حکومت کو اپنی ذاتی اغراض کا آلہ کار نہ بنائیں۔

فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَالَا تُطِيقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ۔

نے (عراق میں) کیا معاملہ کیا؟ کیا تمہیں یہ اندیشہ ہے کہ تم نے زمین پر ایسا ٹیکس لگایا ہے جسے وہ برداشت نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا ہمنے اس پر اسیقدر بوجھ ڈالا ہے جسے وہ برداشت کر سکتی ہے

فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللّٰهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا .....

حضرت عمر نے فرمایا اگر خدا نے مجھے سلامت رکھا تو میں عراق والونکی بیواؤں کا ایسا انتظام کر چھوڑونگا کہ وہ میرے بعد کسی مرد کی محتاج نہونگی

قَالَ أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ۔

اور فرمایا میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اسے مہاجرین اولین کی بابت وصیت کرتا ہوں کہ وہ انکا حق پہچانے اور انکی عزت کی حفاظت کرے

وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا .....

اور میں اسے انصار کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں ..... کہ ان میں سے نیکی کرنیوالوں کی قدر کرے اور انکے قصور سے درگذر کرے

أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا

اور اسے شہر میں رہنے والونکی بابت نیکی

فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ۔

وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کی قوت کے بازو ہیں اور مال (خراج) کے جمع کرنے والے ہیں اور دشمن کے غیظ کا موجب ہیں اور یہ کہ انسے اُن کا بچا ہوا مال انکی رضامندی سے لیا جائے۔

وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِيِّ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ۔

اور اسے دیہاتیوں کے ساتھ نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کہ یہی عرب کی جڑ اور اسلام کے مددگار ہیں یہ کہ ان کے مالوں میں سے ایسا مال لیا جائے جو اعلیٰ نہو اور یہ انکے محتاجوں کو لوٹا دیا جائے۔

وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَلِّيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتِلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفَ إِلَّا طَاقَتَهُ۔

اور اسے وصیت کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے عہد کی۔ کہ ان (معاہد قوم) سے ان کا عہد پورا کرے اور ان کی حفاظت کے لئے جنگ کرے اور انہیں ان کی طاقت

Marfat.com

(بخاری ۶۲:۸)	کے مطابق حکم دے ۔ ۱۵

۱۵ اس حدیث میں حضرت عمر نے حکومت کے کچھ اصول بیان فرمائے ہیں۔ پہلی بات زمین کے ٹیکس کے متعلق ہے۔ کہ یہ ٹیکس اس قدر نہ ہو کہ جسے زمین برداشت نہیں کر سکتی۔ حذیفہ اور عثمان کو بھی اسی کام کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ دوسری بات بیوہ عورتوں کے گذارہ کے متعلق ہے۔ حضرت عمر ان لوگوں کا انتظام کر چکے تھے جو عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے کام کرنے کے قابل نہ ہوں یا اور کسی وجہ سے کام کرنے کے قابل نہ ہوں اور اب اس فکر میں تھے بیوہ عورتوں کیلئے گذارہ کا انتظام حکومت کی طرف سے ہو جائے۔ اس کے بعد چند باتیں ہیں جو بطور وصیت اپنے جانشین کو کہیں۔ اول مہاجرین سے نیک سلوک جنہوں نے سخت ترین مصائب میں نبی کریم صلعم کا ساتھ دیا پھر انصار سے نیک سلوک جنہوں نے رسول اللہ صلعم کو نہ صرف پناہ دی بلکہ اپنے مال اور اپنی جانیں آپ پر قربان کیں۔ پھر موجودہ لوگوں کے دوگردہ شہر کے لوگ جو تجارت پیشہ ہونے کی وجہ سے مالدار تھے ان کے متعلق یہ ہدایت کی کہ ان کا مال جو بطور ٹیکس لیا جائے وہ ان کے مشورہ اور ان کی رضامندی سے لیا جائے۔ دوسرے دیہات کے لوگ جن پر اسلام کی جنگی طاقت کا انحصار تھا۔ ان کے متعلق یہ ہدایت کی کہ ان کا اچھا مال بطور زکوٰۃ نہ لے لیا جائے۔ اور جو مال زکوٰۃ ان سے لیا جائے۔ انہی کی بہتری پر خرچ کیا جائے۔ اور آپ کی آخری وصیت غیر مسلموں کے متعلق تھی جنہیں ذمۃ اللہ کہا گیا ہے یعنی معاہد قوم کہ ان سے معاہدات پورے کئے جائیں اور ان سے کام ان کی طاقت کے مطابق لیا جائے۔ یہ سب گویا اسلام کی حکومت کے اصول ہیں۔

Marfat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ؕ

اَحَادِیْثُ الْعَمَلِ

مؤلف

محمد علی

مترجم قرآن مجید انگریزی، مولف بیان القرآن،
ریلیجن آف اسلام، مینول آف حدیث وغیرہ

Rs. 10/-/-

ادارۂ ادبیات جدید مسلم سٹریٹ سرکلر روڈ - لاہور !

Marfat.com